آتا رہے۔ حضرت جابر صحابی اپنے گھر گئے بیوی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت ہے۔ بیوی نے کہا بکری کا بچہ ذبح کرو۔ تھوڑا سا جو ہے میں پیستی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور چند آدمیوں کو بلا لاؤ۔ رسول اللہ سے کہنا آپ تشریف لے چلئے اور چند آدمیوں کو اور لیلیجئے تھوڑا سا کھانا ہے زیادہ نہیں۔

آپ نے تمام خندق والوں کو پکارا کہ چلو جابر کے یہاں دعوت ہے۔ ایک ہزار کے قریب رسول اللہ کے ساتھ لوگ آئے جابر نے جب یہ دیکھا جلد گھر آگئے بیوی سے یہ قصہ کہہ سنایا بیوی نے کہا اسمیں کچھ راز ہے آپ جابر کے گھر پر تشریف لائے آٹا گوندھا ہوا تھا ہانڈی چولھے پر تھی آپ کی دعا سے برکت ظاہر ہوئی روٹی پکنی شروع ہوئی۔ آپ روٹی اور شوربا بوٹی لوگوں کو دینے لگے لوگ حلقہ باندھ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ کھانا شروع کیا یہانتک کہ سب کے سب آسودہ ہوگئے۔ ہزار سے زائد لوگ تھے۔ تاہم روٹی سالن جوں کا توں باقی رہا۔ آپ نے فرمایا محلوں میں لوگوں کو تقسیم کرو لوگ بھوکے ہیں لوگوں کے گھروں میں تقسیم ہوا یہانتک کہ کھانا ختم ہوگیا۔ (بخاری) تھوڑا سا سالن اور چند روٹیاں اس پر اسقدر برکت کا ظہور۔ اللہ اکبر صریح دلیل نبوت ہے۔

(باقی آئندہ)

---

# اعجاز قرآن مجید

(مولوی عبدالغفار صاحب حسن رحمانی عمرپوری متعلم رحمانیہ)

(۲)

**سحر اور معجزہ میں فرق**۔ یہاں پر یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ جسطرح معجزہ حیرت انگیز اور تعجب خیز ہے اسی طرح سحر سے بھی مافوق العادت امور نمایاں ہوتے ہیں پھر مابہ الامتیاز کیا چیز ہوگی؟ اسکا جواب ذیل کی سطروں میں پڑھیئے۔

بظاہر دونوں میں امتیاز کرنا مشکل ہے لیکن قرائن و آثار سے ان دونوں کی حقیقت روز روشن کیطرح عیاں ہوجاتی ہے۔ معجزہ دشمنان دین الہی کیلئے عذاب اور پیروان اسلام کیلئے غیبی امداد ہوتی ہے۔ سحر کھیل اور شعبدہ بازی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ اسکا ظہور ساحر سے صرف لوگوں کو محو حیرت کرنے اور روزی کمانے کیلئے ہوتا ہے۔ سحر سے لوہا سونا ہوسکتا ہے لیکن زنگ آلود دل جلا نہیں پاسکتا۔ صاحب معجزہ مکارم اخلاق کا مجسمہ خصائل حمیدہ کا پیکر راست گوئی اور دیانت داری کا حامل ہوتا ہے اسکی تمامتر زندگی فواحش و مناکیر سے منزہ اور صاف ہوتی ہے۔

بخلاف ساحر کے کہ وہ ان مکارم اخلاق سے عاری ہوتا ہے دنیا میں سحر اور معجزہ کی طرح بہت سی چیزیں ہیں جن کے درمیان صرف ارباب ذوق سلیم ہی فرق کرسکتے ہیں۔ کفایت شعاری اور بخل۔ سخاوت اور ایثار۔ حق گوئی اور گستاخی۔ ان اوصاف کے درمیان اتنا تشابہ ہے کہ عامی شخص امتیاز نہیں کرسکتا۔

سحر ایک آنی چیز ہے جو جلدی زوال پذیر ہوتی ہے بخلاف معجزہ کے کہ اسکا اثر دائمی ہوتا ہے اور اس سے عظیم الشان امور انجام پاتے ہیں اور اس پر شاندار نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ جب فرعون نے حضرت موسیٰؑ کے معجزہ کو سحر کہا تو آپ نے

جواب میں ارشاد فرمایا اسحر ھذا ولا یفلح الساحرون (یونس ع ۸) یعنی جادوگر تو کبھی فلاح یاب ہو ہی نہیں سکتا۔ حالانکہ نبی فلاح یاب ہوں یہی بنا پر نبی اور ساحر کے درمیان تنافرق او رجمی نکل سکتا ہے۔ کہ ساحر ناکام اور صاحب معجزہ کامیاب و فائز المرام ہوتا ہے۔

**معجزہ دلیل نبوت ہے یا نہیں۔** معتزلہ کے نزدیک معجزہ دلیل نبوت نہیں اور اشاعرہ کے نزدیک معجزہ دلیل نبوت ہے۔ یہ نزاع کی کوئی اہمیت نہیں کیونکہ معتزلہ جس بنا پر معجزہ کو دلیل نبوت قرار نہیں دیتے اس سے مراد دلیل منطق ہے یعنی دعویٰ اور دلیل میں تناسب ہو۔ اور اشاعرہ معجزہ کو دلیل نبوت اس لحاظ سے نہیں قرار دیتے کہ وہ دلیل منطقی ہے بلکہ عموم کا لحاظ کرتے ہیں

**وجہ اعجاز قرآن حکیم۔** اس مسئلہ میں ارباب علم کی بہت سی آراء ہیں جو ذیل کی سطور میں پیش کیجاتی ہیں۔

(۱) بعض معتزلہ کے نزدیک قرآن مجید باعتبار حسن ترتیب و نظم معجزہ ہے کیونکہ عرب میں یا تو شعراء کا منظوم کلام یا کاہنوں کے منثور مقالات رواج پذیر تھے لیکن قرآن مجید کا اسلوب بیان ان دونوں کے بین بین ہے (خیر الامور اوسطھا) نہ صرف شعر ہے اور نہ نثر ہے بلکہ اپنے اندر ایک جدت اور پاکیزگی لئے ہوئے ہے۔

(۲) اشاعرہ اور جاحظ کے نزدیک قرآن حکیم میں وجہ اعجاز اسکی بے نظیر فصاحت و بلاغت ہے۔

(۳) بعض[۱] متکلمین کا خیال ہے کہ قرآن حکیم چونکہ غیب کی خبریں بتلاتا ہے (جیسا کہ آیت غلبت الروم سے ظاہر ہے) اس لئے معجزہ ہے۔

(۴) بعض کے نزدیک وجہ اعجاز یہ ہے کہ قرآن دل کے بھیدوں کو فاش کر دیتا ہے (جیسا کہ آیت اذھمت طائفتان ان تفشلا سے ظاہر ہے)۔

(۵) بعض کا خیال ہے کہ قرآن معجزہ اسلئے ہے کہ وہ ایک امی کی زبان سے نکلا۔

(۶) کسی کے نزدیک وجہ اعجاز یہ ہے کہ انسان کے کلام میں کہیں ترقی کہیں تنزل کہیں کمال کہیں نقصان ہے بخلاف قرآن مجید کے کہ وہ باوجود ایک طویل کلام ہونیکے بلحاظ کمال و صحت شروع سے آخر تک ایک ہی لڑی میں منسلک ہے۔

(۷) چونکہ قرآن مجید متواتر اور اپنے اندر جاذبیت لئے ہوئے ہے اس لئے معجزہ ہے۔

(۸) بعض کے نزدیک اسکے احکام و ارشادات اور مستحکم قوانین وجہ اعجاز ہیں۔

(۹) نظام معتزلی اور ابن حزم[۲] ظاہری کا مذہب ہے اللہ تعالیٰ نے تمام فصحاء عرب و عجم سے اس بات کی قوت سلب کرلی تھی کہ وہ قرآن شریف کے مقابلہ میں کچھ پیش کرسکیں۔

(۱۰) بعض کا خیال ہے کہ قرآن شریف میں چونکہ تناقض و اختلاف نہیں اسلئے معجزہ ہے علامہ جلال الدین سیوطی نے نظام کا مذہب باطل کرتے ہوئے لکھا ہے[۳] کہ اس خیال کی بنا پر آیت قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یأتوا بمثل

---

[۱] یہ مضمون بہت ہی طویل ہے۔ انشاء اللہ آئندہ پھر کبھی اس پر بحث کی جائیگی سردست اصل مقصود کو لیتا ہے ۱۲ منہ [۲] الاتقان للسیوطی صـ۱۲۲ الفصل فی الملل والنحل لابن حزم جلد سوم صـ۱۱ [۳] الاتقان جلد دوم صـ۱۲۲